

## سوال

ہم غیرمسلموں کے لیے اسلام کی نرمی کس طرح ثابت کریں، اور یہ کہ دین اسلام ایک آسان اور سہل دین ہے؟

## پسندیدہ جواب

الحمد لله.

دین اسلام رحمت و مہربانی کا دین ہے اور یہ دین آسانی و نرمی والا دین ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اسی چیز کا مکلف بنایا ہے جس کی اس میں استطاعت و طاقت ہے، تو اب جو بھی اچھائی اور بھلائی کرے اسے اس کا اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے اور جو بھی شرو برائے کا کام کرے اس پر اس کا وبال اور گناہ ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

اللہ تعالیٰ کسی کو بھی اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا اس کو جو بھی وہ عمل کرے اس کا اجر و ثواب اور جو بھی وہ گناہ کرے اس کا وبال اور گناہ بھی اس پر ہی ہے البقرة ( 286 ) -

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مسلمانوں پر مکلف کی گئی ہر چیز پر مشقت اور تنگی ختم کردی اور اسے اٹھا لیا ہے -

اللہ تعالیٰ نے اسی کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اس اللہ تعالیٰ نے تمہیں اختیار کر لیا ہے اور تم پر تمہارے دین میں کوئی تنگی نہیں کی الحج ( 78 ) -

مسلمان کا وہ گناہ جس کا سبب غلطی اور بھول یا پھر جبر ہے وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے معاف کر دیا گیا ہے -

اللہ تعالیٰ کا فرمان کچھ اس طرح ہے:

اے ہمارے رب اگر ہم سے بھول ہو جائے یا پھر ہم غلطی کر لیں تو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا البقرة ( 286 ) -

حدیث میں آتا ہے کہ اس کے جواب میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا، یقیناً میں نے ایسا کر دیا -

مسلمان کے گناہوں کا محاسبہ اس وقت ہوتا ہے جب اسے عمدا اور جان بوجھ کر کیا جائے نہ کہ غلطی سے -

اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

جس میں تم غلطی کرلو اس کا تم پر کوئی گناہ نہیں لیکن گناہ اس میں ہے جو تمہارے دل عمدا اور جان بوجھ کر کریں  
الاحزاب ( 5 ) -

اور اللہ تبارک و تعالیٰ بڑا مہربانی اور رحم کرنے والا ہے جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آسانی اور یکسو اور نرمی  
والا دین دے کر مبعوث فرمایا -

اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے :

اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور وہ تمہیں مشکل اور سختی میں نہیں ڈالنا چاہتا البقرة ( 185 ) -

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے :

( یقیناً دین ( اسلام ) آسان ہے اور جو بھی دین میں طاقت سے زیادہ سختی کرتا ہے وہ اس کی طاقت نہیں رکھتا ، تو تم  
میانہ روی اختیار کرو ، اور صحیح کام کرو اور خوشیاں بانٹو ) صحیح بخاری حدیث نمبر ( 39 ) -

اور شیطان جو کہ انسان کا سب سے بڑا اور زلی دشمن ہے اسے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل کر دیتا اور اسے کے لیے  
گناہ و معصیت کومزین کرتا ہے تا کہ وہ اس کا ارتکاب کرنے سے ہچکچاہٹ نہ محسوس کرے -

اللہ تبارک و تعالیٰ کے ارشاد کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

ان پر شیطان نے غلبہ حاصل کر لیا اور انہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھلا دیا ، یہ شیطانی لشکر ہے ، بلاشک شبہ شیطانی لشکر  
ہی خسارہ میں ہے المجادلة (19)

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے دل میں پیدا ہونے کی بات اور سوچ کو بھی معاف کر دیا ہے ، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کا فرمان ہے :

( یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری امت کو اس کے دل میں پیدا ہونے والی باتوں اور خیالات سے درگزر فرمادیا ہے لیکن جب  
وہ اس کو زبان پر لیے آئیں یا پھر اس پر عمل کر لیں تو معاف نہیں ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 127 ) -

جو بھی کوئی معصیت و گناہ کا مرتکب ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈالا تو اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اس  
معصیت اور گناہ کا پرچار کرتا پھرے اور لوگوں کو بتائے کہ میں نے ایسا کیا تھا -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

( میری ساری امت کو درگزر کر دیا گیا ہے مگر گناہ کا اعلان کرنے والوں کو نہیں ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 2990 ) -  
 اور جب انسان کسی گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد نادام ہوتا ہوا اس سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں -

اللہ غفور رحیم کا فرمان ہے :

تمہارے رب نے مہربانی کرنا اپنے ذمہ مقرر کر لیا ہے ، توجوشخص بھی تم میں سے جہالت کی بنا پر کوئی گناہ اور معصیت کر لے اور اس کے بعد توبہ کرتا ہوئے اصلاح کر لے تو یقیناً اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا اور بڑی رحمت والا ہے الانعام ( 54 ) -

اور اللہ تبارک و تعالیٰ بڑی کرم و سخاکامالک ہے وہ حسنات و نیکیوں میں تواضافہ فرماتا اور اور گناہوں اور معصیات سے معاف اور درگزر فرماتا ہے -

جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے حدیث قدسی بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے :

( بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے نیکیوں اور برائیوں کو لکھا پھر انہیں بیان کیا ، توجو بھی کسی نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اسے اپنے پاس ایک مکمل نیکی لکھ دیتے ہیں ، اور جو ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنے پاس دس نیکیوں سے سات سو بلکہ اس سے بھی زیادہ تک کے اضافہ کے ساتھ لکھتے ہیں

اور جو کوئی برائی کرنے کا ارادہ کرتا اور اس پر عمل نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اپنے پاس ایک مکمل نیکی لکھ دیتے ہیں ، اور اگر وہ ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے صرف ایک ہی برائی لکھتے ہیں ) متفق علیہ ، صحیح بخاری کتاب الرقائق حدیث نمبر ( 81 ) -

واللہ اعلم .